AMNESTY INTERNATIONAL

سلامتی با انسانی حقوق

ہم تاکید کرتے ہیں کہ ریاستیں ان تمام اقدامات میں حقوق بشر کا احترام کریں جو وہ قومی سلامتی کے لئے یا دہشتگردی سے مقابلہ کرنے کے لئے اٹھاتے ہیں۔ جہاں ریاستیں انسانی حقوق کے احترام کرنے میں ناکام رہ جاتی ہیں تو ذمہ دار حکومتوں اور افراد کا محاسبہ کیا جانا چاہئیے۔ ایمنسٹی اینٹرنیشنل دہشتگردی اور مسلح گروہوں کا نشانہ بننے والوں کے لئے کام کرے گی، اور سچ، انصاف اور ازالہ حاصل کرنے کے لئے ان کی جدوجہد کی مدد کرے گی۔

© Simon Freeman

ایمنسٹی اینٹرنیشنل ’ سلامتی با حقوق بشر‘ کی عالمی مہم کا آغاز کرنے والی ھے۔ ایمنسٹی اینٹرنیشنل، جو کہ 3 میلین سے زیادہ حامیوں، اراکین اور کارکنوں کی حمایت یافتہ ھونے کے ناطے عالمی تشکیل کی حامل ھے، ان حکومتوں کو افشا کرے گی جو قومی سلامتی یا دہشتگردی سے مقابلے کے نام پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرتی ھیں ، یا دھشتگردی کے خطرے کو بہانہ بنا کر انسانی حقوق کی تضعیف کرتے ھیں۔ یہ اس سلسلے میں کی جانے والی خلاف ورزیوں پر روشنی ڈالے گی اور ذمہ دار افراد کے کے احتساب کا مطالبہ کرے گی۔ یہ خلاف ورزیوں کے شکار لوگوں کے حقوق کے لئے مہم چلائے گی، چاہے ریاست کی جانب سے کی جانے والی خلاف ورزیوں کا نشانہ بنے ھوں یا ان حملوں کا شکار جو مسلح گروھوں کی جانب سے کئے جاتے ھیں۔

پس منظر

بعض لوگ یہ دلیل بتاتے ھیں کہ دہشتگردی کا خطرہ اتنا شدید ہے کہ موجودہ قومی اور بین الاقوامی ضابطوں کو ایک جانب رکھ کر حکومتوں کو مجاز بنا دیا جانا چاہئے تاکہ وہ اس قسم کے حملوں سے لوگوں کو تحفظ فراہم کریں۔ وہ اصرار کرتے ہیں کہ انسانی حقوق کا احترام کے ذمہ داری دہشتگردی سے مؤثر طور پر نمٹنے اور لوگوں کو تحفظ فراہم کرنے کی راہ میں ایک رکاوٹ بن جاتی ہے۔

امریکہ پر 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد اس وقت کے صدر جارج ڈبلیو بش کی سربراہی میں امریکی ادارے نے بھی اس قسم کی دلائل کی طرف یہ دعوی کرتے ہوئے رجوع کیا کہ ”دہشتگردی کے خلاف جنگ“ میں بین الاقوامی انسانی اور انسانیتی قوانین کا اطلاق حالات کے ایک وسیع دائرے پر نہیں ہوتا۔ امریکی افواج نے، بعض اوقات دوسری ریاستوں کی آوبھگت سے، خودسرانہ طور پر دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں کو گرفتار کیا، انہیں خفیہ مقامات پر رکھا، ضروری ضابطوں کو خاطر میں لائے بغیر انہیں ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کیا، انہیں فرد جرم اور مقدمے کے بغیر لمبے عرصے تک زیر حراست رکھا، اور انہیں اذیتیں دیں اور یا بصورت دیگر ان کے ساتھ بد سلوکی کی گئی۔

ایمنسٹی اینٹرنیشنل نے اس کا جواب سرزد شدہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے پردہ اٹھانے، اور بین الاقوامی قانونی معیارات کے دفاع کرنے سے دیا۔ ہمارے ممبران اور حامیوں نے بہت سارے ایسے اعمال کے خلاف مہم چلائی جو انسانی حقوق سے مطابقت نہیں رکھتے تھے، ان میں استعمال اذیت کو جائز قرار دینے کی کوششیں، افغنستان اور خلیج گوانتنامو کیوبا میں امریکی قیدخانوں میں قید اور دوسری خفیہ جگہوں پر قید لوگوں سے برے سلوک کے حوالے سے بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزیاں شامل ہیں۔

سال 2006 میں اس کام کے مختلف حصوں کو دہشتگردی کے خلاف ایمنسٹی اینٹرنیشنل کی باانصاف عدالت میں یکجا کیا گیا۔ دنیا بھر سے کارکنوں نے گوانتنامو قیدخانے کی بندش کا مطالبہ کیا اور خفیہ قیدخانوں، اذیت اور دوسری قسم کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کیا۔ ہم نے تواتر سے ”دہشتگردی کے خلاف جنگ“ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو مستند طور پر پیش کیا اور دنیا بھر میں موجود قیدخانوں کے تاریک ترین گوشوں میں ہونے والی زیادتیوں سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی۔

سڈنی اسٹریلیا میں جنوری 2008 کوامریکی قونصل خانے کے باہر کیوبا کے گوانتنامو بے میں قیدخانے کے چھٹے یوم تاسیس کے موقع پر مظاہرہ۔

”گزشتہ چھ سالوں کے دوران نام نہاد ’چھ الجزائریوں‘ کو ازادی دلانے کے لئے آپ کی مدد کا بہت شکریہ۔ درحقیقت میں اپنے اظہار تعظیم کے لئے الفاظ نہیں ڈھونڈ سکتی، مگر جب بھی میں مایوسی اور تنہائی محسوس کرتی تھی تو آپ میں سے ایک کی جانب سے مدد کا خط آجاتا تھا اور مجھ میں جان آجاتی تھی اور جدوجہد کو جاری رکھنے کے لئے قوت حاصل کرلیتی تھی۔ . . ”

ندجہ دیدارویک، اسیر گوانتنامو کے قیدی بودیلا الحاج کی بیگم

فرنٹ کور: © John Woodworth/GettyImage

© Amnesty International

بہت سی ریاستوں نے امریکہ کی سربراہی میں لڑی جانے والی "دہشتگردی کے خلاف جنگ" سے پیدا شدہ صورت حال سے فائدہ اٹھاکر لمبے عرصے سے سرزد ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو اور شدید کیا یا حفاظت کےنام سے ہونے والے زیادتی پر مبنی اعمال جائز قرار دیا۔ بعض ریاستوں نے جائز مخالفت اور سیاسی اختلاف کو دبانے کے لئے خوف کا ماحول پیدا کیا۔ ایتھوپیا، بھارت اور اردن کے بشمول بہت سے ممالک نے دہشتگردی کی ایک مبہم تعریف کرکے اس کے خلاف قانون سازي کی۔ ایسے وسیع اختیارات نے خودسرانہ گرفتاریوں کو اسان بنادیا، بعض صورتوں میں تو لوگوں کے انسانی حقوق کی جائز تعمیل کا مقدمہ اکثر اسیران ضمیر کی اسارت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

سویٹزرلینڈ میں 2008 کے قانون انسداد دہشتگردی میں ایسے زوردار اختیارات شامل ہیں جو حکومت پر تنقید کرنے والر افراد اور تنظیموں کو دباؤ اور ممکنہ عدالتی کاروائی کے سامنے بے بس بنا دیتی ہے۔ **سویٹزرلینڈ** کے حکام نے 2009 کے بعد اس قانون کے اختیارات کے تحت سیاسی کارکنوں، انسانی حقوق کے محافظوں اور مزدور تنظیموں کے افراد کو ڈرایا دھمکایا، ان کے ساتھ برا سلوک کیا، انہیں حراست میں لیا اور ان کے خلاف عدالتی کاروائی کی۔ سال 2010 میں حکومتی تنصیبات پر پیٹرول بموں کے حملے کے بعد ایک بڑے اور بےدریغ کاروائی کے دوران اسی ایکٹ کے تحت گرفتار شدہ ایک سیاسی کارکن کی موت دوران حراست نامعلوم حالت میں واقع ہوئی۔

متعدد حکومتیں متواتر طور پر دہشتگردی کے خطرے کا سہارا لے کر بین الاقوامی قانون کو خاطر میں نہیں لاتے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

بہت ساری حکومتیں پرامن اختلاف رائے کو دباتی ہیں، امن کے حوالے سے مشکوک افراد کو اذیتیں دیتی ہیں، افراد کو فرد جرم اور مقدمہ چلائے بغیر حراست میں رکھتی ہیں، لوگوں کے جبری غائب کراتی ہیں، اور بہت ساری دوسری زیادتیوں کا ارتکاب کرتی ہیں – اور یہ سب کچھ صرف سلامتی کے نام پر کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر **سعودی عربیہ** نے دہشتگردی کے خلاف جنگ کے بہانے بطور مسلسل انسانی حقوق کو زیراعتاب رکھا ہے۔ ہزاروں افراد کو مکمل پراسراریت میں گرفتار کرکے قید میں رکھا گیا ہے؛ دیگرافراد کو حکام کے دعوں کے مطابق سیکوریٹی افواج کے ساتھ تصادم میں مارا گیا، یہ ایسے دعوے ہیں جن کی تصدیق کبھی نہیں کی جاسکتی۔ 2009 سے لے کر اب تک سینکڑوں افراد کے خلاف خفیہ اور مختصر مقدمات میں عدالتی کاروائی کی گئی ہے؛ ان میں سے کم از کم ایک کو سزائے موت اور بہت سے دیگر افراد کو لمبی قید کی سزائیں سنائی گئی ہیں۔ دیگر سینکڑوں گرفتارشدگان مقدمے یا ممکنہ سزائے موت کے منتظر ہیں۔

بعض دوسری ریاستیں، جو لمبے عرصے سے انسانی حقوق کی ترویج کے رہنما ہونے کے دعوے کرتے چلے آرہے ہیں، بھی جب سلامتی کے خطرات آڑے آجاتے ہیں تو انسانی حقوق کے ساتھ وفا نبھانے میں ناکام رہ جاتی ہیں۔ دراین اثنا مسلح گروہ اور افراد تسلسل کے ساتھ ان شہریوں پر ظلم ڈھا رہے ہوتے ہیں جو اکثر بےیارومددگار رہ جاتے ہیں۔

سلامتی با انسانی حقوق کی مہم کا مقصد
دنیا بھر سے ایمنسٹی اینٹرنیشنل کے اراکین اورحامیوں کو یہ پیغام دینا ہے کہ زیادتیوں کی اس روش کا سدباب کرتے ہوئے تین باتوں پر اپنی توجہ کو مرکوز رکھیں – غیرقانونی گرفتاریوں اور مفقودین سے متعلق زیادتیوں اور ایذارسانی کا خاتمہ؛جو لوگ امن و امان کے نام پر زیادتیوں کے ارتکاب کے ذمہ دار ہیں ان کے احتساب کو یقینی بنائیں؛ اور نشانہ بنے لوگوں کے حقوق کے لئے مہم چلائیں چاہے وہ ریاستوں کے جانب سے کی گئی خلاف ورزیوں کا شکار ہوں یا ان حملوں کا نشانہ بنے ہوں جو مسلح گروہوں کی جانب سے شہریوں پر کی جاتی ہیں۔

دائیں: چلی میں جنوری 2009 کی "گوانتنامی بند کرو" کی مہم

نیچے: "ایذارسانی بند کرو" ایمنسٹی انٹرنیشنل کی شمع بردار مہم جون 2006 بریزبین اسٹریلیا

" انسانی حقوق پر سمجھوتہ کرنے سے دھشتگردی سے مقابلے کرنے کا ھدف حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اس کے برعکس یہ ایک دھشتگرد کے مقاصد کے حصول کو سہل بنا دیتا ھے – کیونکہ اس سے اسے اخلاقی بنیاد ملتی ھے، اور خاص طور پر ابادی کے ان حصوں میں حکومت کے خلاف تناو، نفرت اور بداعتمادی بڑھ جاتی جہاں سے وہ بھرتی کرتا رہتا ھے۔"

کوفی عنان، اقوام متحدہ کے سابق سیکریٹری جنرل، 2005

© Stefan Jamnides

© Dicle Haber Ajansi (DIHA)

غیرقانونی گرفتاریوں کو ختم کرو

بہت سی حکومتوں نے دہشتگردی کے بڑھتے ہوئے خدشے کا جواب لوگوں کی گرفتاریوں سے دیا ہے مگر اس عمل میں ان مدافعات کا خیال نہیں رکھا جو معمول کے مطابق ہر اس شخص کی ضرورت ہوتی جو ازادی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ان مدافعات میں شامل ہیں، گرفتارشدگان کو ان کی گرفتاری کی وجہ بتانا؛ ان کے خاندان والوں کو ان کے مقام حراست کے بارے میں بتانا؛ اور یہ یقینی بنانا کہ گرفتارشدگان کو وکلا تک رسائی حاصل ہے ، اپنی گرفتاری کی قانونی حیثیت کے بارے میں پوچھنا، اور یہ کہ انہیں ایک خفیہ مقام حراست پر قید نہیں رکھا گیا ہے۔

مہیم برائے سلامتی یا انسانی حقوق ایمنسٹی انٹرنیشنل کے کام کو قومی سلامتی یا انسداد دہشتگردی کے نام پر غیرقانونی گرفتاری سے پردہ اٹھانے اور اس کے خاتمے تک جاری رکھے گی۔ انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کے نتیجے میں لوگ بلا مقدمہ اور اپنی خلاف شہادت دیکھے بغیر، اور کسی بھی طریقے سے اپنی گرفتاری کو چیلنج کئے بغیر سالہاسال تک پابند سلاسل رہ سکتے ہیں۔

بھارت میں عام طور پر ریاست جموں و کشمیر میں انتظامی یا "انسدادی" حراست کو قانون برائے تحفظ عامہ کے تحت بروئے کار لایا جاتا ہے۔ سیاسی کارکنوں اور مسلح گروہوں کے مشکوک ارکان یا حامیوں کو اکثر ایسے مبہم الزامات کی بنا پر گرفتار کیا جاتا ہے، کہ انہوں نے ایسا طرزعمل اپنایا تھا جو "ریاست کی سلامتی" یا "امن عامہ کے قیام" کے لئے نقصاندہ تھا، دونوں غیرواضح اصطلاحات ہیں۔ احکام حراست کا اجرا تو تواتر کے ساتھ کیا جاتا ہے، جبکہ رہائی کے لئے عدالتی احکام کے اجرا کو نظرانداز کیا جاتا ہے تاکہ جمو و کشمیر کے حکام کو فرد جرم اور مقدمے کے بغیر لوگوں کو اس دوسالہ مدت سے زیادہ قید میں رکھ سکیں جس کی اجازت قومی قوانین کے تحت دی گئی ہے۔ گرفتارشدگان کو اکثر قید تنہائی میں رکھا جاتا ہے اور ایذارسانی کی شکایات عام ہیں۔

ترکی میں قانون سازی برائے دہشتگردی کے تحت 12 سال سے کم بچوں کو کرد برادری کے متعلق مسائل کے لئے کئے جانے والے مظاہروں میں حصہ لینے کی پاداش میں گرفتار کیا جاتا ہے، جبکہ **سری لنکا** میں ہزاروں افراد کو لبریشن ٹائگرز آف تامل ایلام کے ساتھ رابطے کی شبہ کی بنا پر فردجرم کے بغیر قید میں رکھا جاتا ہے۔

مہم برائے سلامتی یا انسانی حقوق غیرقانونی حراست، خاص طور پر طاقت کے بل پر غائب کرنے اور ایذارسانی کے ساتھ مربوط زیادتیوں کے خاتمے کے لئے بھی کام کرے گی۔

بزور طاقت گمشدگیاں

بعض ممالک میں انسداد دہشتگردی کے لئے طاقت کے بل بوتے پر گمشدگیوں کا ارتکاب عام ہوچکا ہے۔ بزورطاقت گمشدگی اس وقت واقع ہوجاتی ہے جب ایک شخص ریاست یا ریاست کیلئے کام کرنے والے گماشتوں کے ہاتھوں گرفتار، قید یا اغوا ہوجاتا ہے اور پھر حکام اس بات سے انکار کریں کہ مذکورہ شخص ان کے ہاں قید ہے یا اس کی حالت اور اتہ پتہ چھپا کر اسے قانون کے تحفظ سے ماورا قرار دیں۔

بزورطاقت گمشدگیوں کے گھمبیر نتائج نکلتے ہیں۔ جو لوگ غائب کئے جاتے ہیں انہیں اکثر اذیتیں دے کر پراسرار طور پر ہلاک کیا جاتا ہے۔ رشتہ داروں کو اپنے عزیزوں موت اور زندگی کی خبر نہیں ہوتی، جو بذات خود ایک ایسی پریشانی ہے جو ظلم، غیرانسانی یا ذلت آمیز سلوک کا باعث بنتی ہے۔

پاکستان میں جبری گمشدگیا 2001 سے پہلے بہت کم تھیں۔ اس کے بعد سے اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں لوگوں کو تو ضرور جبری قید کرکے خفیہ عقوبتخانوں میں رکھا گیا ہے۔ ان افراد کو وکلا، اپنے خاندانوں اور عدالتوں تک رسائی نہیں دی جارہی، اور ان کے ساتھ اذیت اور دیگر بدسلوکیوں کا انتہائی خدشہ موجود ہے۔

یمن میں حکام کوالقاعدہ سے مقابلہ کرنے کے بشمول، شمال میں حوثی تحریک کی مسلسل مزاحمت، اور جنوب میں علیحدگی پسندی کے بڑھتے ہوئے جس چیلنج کا سامنا ہے اس کے ردعمل میں انہوں نے انسانی حقوق کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ جو لوگ امن عامہ کی شک کے تحت پکڑے جاتے ہیں عام طور پر انہیں بہت سی زیادتیاں سہنی پڑتی ہی جن میں جبری گمشدگی بھی شامل ہے۔ بعض افراد تو ہفتوں یا مہینوں تک مفقود ہوتے ہیں جب دراصل وہ ان سیکوریٹی ایجنسیوں کی قید میں رہتے ہیں جو احتساب سے مبرا ہیں اور صرف یمن کے صدر علی عبداللہ صالح ہی کو رپورٹ دیتے ہیں۔ حکومت نے سیاسی مخالفین اور ناقدین کو حراست میں لینے کے لئے بھی دہشتگردی کے ساتھ مقابلہ کرنے کو بطور بہانہ استعمال کیا ہے۔

مہم برائے سلامتی یا انسانی حقوق کے ایک جز کے طور پر ایمنسٹی اینٹن نیشنل ریاستوں پر دباؤ کو جاری رکھے گی تاکہ وہ اقوام متحدہ کا معاہدہ برائے جبری گمشدگی کی تصدیق اور مکمل نفاذ عمل میں لائیں جو 2010 میں بیسویں ریاست کی تصدیق کے بعد نافذالعمل ہوا۔ اس معاہدے کا مقصد جبری گمشدگیوں کے بارے میں حقیقت کو معلوم کرنا، مرتکبین کو سزا دینا اور اس کے نشانہ بننے والوں اور ان کے خاندانوں کو معاوضہ کی ادائگی ہے۔

اپریل 2010 ہکاری ترکی میں ایک مظاہرے کے موقع پر سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس ایک بچے کو گھسیٹ کر لے جارہی ہے جبکہ اس کی ماں مداخلت کرنے کی کوشش کررہی ہے

"دوسرے لوگ جب سو جاتے ہیں تو انہیں قابوس نظر آجاتے ہیں۔ میں جاگ کر ہر روز اسے دیکھ لیتی ہوں۔ تین سال پہلے میری زندگی کی روشنی اس وقت چلی گئی جب بغیر کسی جرم کے میرے شوہر کی حراست اور گرفتاری عمل میں آئی"۔

سیلوی، فروری 2007 سے سریلنکا میں قانون برائے انسداد دہشتگردی کے تحت گرفتارشدہ ایک قیدی کی بیگم

مسعود احمد جنجوعہ

"یہ کسی بھی شخص کو درپیش ہونے والا بدترین واقعہ ہوتا ہے۔ کسی کے مرنے پر آپ روتے ہیں اور لوگ آپ سے اظہار رحمدلی کرتے ہیں اور بالآخرہ آپ اس غم سے نپٹ لیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی غائب کیا جاتا ہے، تو آپ جینے کے قابل نہیں رہتے۔ یہ غم کی تلخ ترین صورت ہوتی ہے۔"
امنہ جنجوعہ

بزنسمین مسعود جنجوعہ 30 جولائی 2005 کو اپنے دوست، فیصل فراز، کے ہمراہ پاکستان میں راولپنڈی سے پشاور کے درمیان دو گھنٹوں پر محیط بس سفر کے دوران کسی مقام پر مفقود ہوا۔

اس کی بیوی، امنہ جنجوعہ، نے فورا پولیس کو اس کی گمشدگی کی اطلاع دی اور خود پولیس اور فوجی محکموں میں اس کی تلاش کے پیچھے نکل پڑی، مگر کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔ آئی ایس آئی کے زیرکنٹرول قیدخانوں سے بھری ہونے والے پانچ افراد کی جانب سے دیکھے جانے کی رپورٹوں کے باوجود سپریم کورٹ کی سماعت کے دوران تصدیق کے لئے اکثر حاضر ہونے والے اٹارنی جنرل کے دفتر نے مسعود جنجوعہ اور فیصل فراز کی حراست یا ان کے اتے پتے کے بارے میں کسی علم سے بطور مسلسل انکار کیا۔

© Defence of Human Rights

ایذارسانی اور بدسلوکی

ایذارسانی اور دیگر ظالمانہ، غیرانسانی یا ہتک آمیز سلوک یا سزا ہمیشہ سے ایک غلط عمل رہا ہے۔ کسی بھی صورت حال میں – جنگ، خطرہ جنگ، مسلح گروہوں کے حملے، یا قومی ایمرجنسی میں – اس قسم کی زیادتیوں کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دہشتگردی کے خطرات میں اضافے کیوجہ سے حکومتوں کے ان اقوال و افعال میں تیزی آئی ہے جو ایذارسانی اور بدسلوکی کی مکمل ممانعت کے احترام کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔

امریکہ نے جسے "دہشتگردی کے خلاف جنگ" کا نام دیا اس میں بش انتظامیہ نے ایذارسانی کے طریقے "واٹربورڈنگ" کی اجازت دے دی۔ (جس میں مضبوط باندھے گئے شخص کو ڈبونے کی اذیت سے گزارا جاتا ہے۔)امریکی افواج نے تفتیش کے لئے اذیت اور بدسلوکی پر مبنی یہ اوردیگر ایسے طریقے اپنائے جن میں قیدیوں کو لمبے دوران کے لئے پریشانی اور عزلت میں رکھنا اور حواس کی محرومی شامل تھی۔ ایذارسانی اور بدسلوکی کی مکمل ممانعت کے ساتھ ایسا متکبرانہ رویہ برتنے پر امریکی حکام نے یہ تاثر دیا کہ مخصوص حالات میں ایسی زیادتیوں کو قابل قبول سمجھا جا سکتا ہے اور دوسری حکومتوں کو بھی اپنے اس فعل کی پیروی کرنے کا پیغام دے دیا۔

2009 میں اقتدار سمبھالنے کے موقع پر امریکی صدر باراک اوباما نے کہا کہ ایذارسانی اور دوسری بدسلوکیوں کے استعمال کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ اگرچہ یہ ایک خوش آیند اقدام ہے، مگر اوباما انتظامیہ نے ابھی تک ماضی میں سرزد ہونے والے ایذارسانی کے اعمال کو سزا دئیے بغیر چھوڑا ہے، باوجودیکہ جورج ڈبلیو بش نے کھلا اعتراف کیا ہے کہ اس نے خاص طور پر واٹربورڈنگ کی اجازت دی تھی، اور یوں اذیت اسیران کے حوالے سے الزامات کی تحقیقات کے امریکی فرض کو پورا نہیں کیا ہے۔

مصر میں، جہاں دہشتگردی کے خلاف جنگ اور سلامتی کے بہانے سالہا سال سے بہت ساری گرفتاریاں کی جارہی ہیں، اذیت کے نتیجے میں کچھ قیدیوں کی موت واقع ہوئی ہے۔

ملک بھر کے قیدخانوں میں ایذارسانی اور بدسلوکی کا استعمال – بشمول برقی جھٹکے، مارپیٹ، دردناک انداز میں لٹکانا، اور ریپ اور جنسی زیادتی کی دوسری اقسام – باقاعدہ طور پر کیا جاتا ہے، خاص طور پر جب لوگوں کو ریاستی تفتیشی مراکز پر قید کیا جاتا ہے۔

عراق میں بھی ایذرسانی اور بدسلوکی کا باقاعدہ استعمال کئی دہائیوں سے جاری ہے، اور 2003 میں امریکہ کی سربراہی میں ہونے والے حملے میں صدر صدام حسین اور اس کی حکومت گرانے کے بعد بھی جاری رہا۔ سالہاسال سے جو طریقے استعمال کئے جارہے ہیں ان میں کیبل یا پانی کی پائپ سے مارنا، برقی جھٹکے، جسم کی چھیرپھاڑ، اعضاشکنی اور ریپ شامل ہیں۔

ایذارسانی پر عالمی بندش کی بنیادوں کو ان پالیسی اسناد اور رہنما اصول نے متزلزل کیا جو استخباراتی افسروں اور فوجی مفتشین کو ان متعدد ریاستوں کی جانب سے دیا گیا جو دہشتگردی یا مسلح گروہوں کی جانب سے پیدا کردہ خطرے سے نپٹنے کے لئے ریاستی ردعمل میں ایذارسانی اور دیگر ظالمانہ، غیرانسانی یا ہتک آمیز سلوک یا سزا کو پھر سے متعارف کرارہی ہیں۔

یہ بندش ان افعال سے بھی کمزرو ہوئی جن کے مطابق قیدیوں کو ان ممالک میں بھیجا جاتا ہے جہاں کی حکومتیں ایذا رسانی کے باقاعدہ اور وسیع کے لئے مشہور ہیں، ایسا کرنے میں صرف انہی حکومتوں کے ان وعدوں – "سفارتی یقین دھانیوں" پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ وہ ان قیدیوں کے اذیت نہیں پہنچائیں گی جنہیں ان کے ہاں بھیجا جارہا ہے۔ جن ریاستوں نے ایسے ہی سمجھوتوں کے تحت قیدیوں کو مبتقل کیا ہے ان میں اٹلی، سپین، سویڈن، برطانیہ اور امریکہ شامل ہیں۔ درحقیقت، "سفارتی یقین دھانیوں" اور دوسرے انتظامات پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ اکثر ریاستوں کے اندرونی قانونی وظائف کے انحراف کرتے ہیں۔

محافظوں کے انتظار میں سن ہوجاتے ہیں، ایذا رسانی کی تشبیہ دکھانے والی فلم جو ایمنسٹی اینٹرنیشنل برطانیہ نے تیار کی ہے۔ تمام حقوق © ایمنسٹی اینٹرنیشنل۔

”اس نے کہا کہ انہوں نے اس کے ’پیچھے‘ ایک ڈنڈا دے کر اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی اور ہمیشہ کے لئے اس کے سر پر پلاسٹک کا ایک تھیلا اس کے سر پر رکھا جب تمام حواس کھو بیٹھا۔ اس کے بعد وہ اسے برقی جھٹکے سے جگا لیتے۔ ۔ ۔ ہر بار جن وہ اس کے ساتھ پیچھے سے جنسی زیادتی کرتے تھے تو خون اندر کی جانب چلا جاتا تھا۔ او ہر بار وہ حواس کھو بیٹھتا۔“

رابعہ القصاب نے اکتوبر 2010 میں ایمنسٹی اینٹرنیشنل کو بغداد جیل میں قید اپنے شوہر، رمزے شہاب، کے بارے میں بتا رہی تھی، جسے 2009 کے آخر میں گرفتار کیا گیا تھا۔

انسانی حقوق کے خلاف ورزیوں کے احتساب کا مطالبہ

ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دوسروں کی سالہاسال کی مہم کے بعد امریکی سربراہی میں "دہشتگردی کے خلاف جنگ" کے ضمن میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں حقیقت اب آشکارا ہو چکی ہے۔

سابق صدر بش نے کھلا اعتراف کیا کہ اس نے واٹربورڈنگ کی اجازت دی تھی جو ایک ایسا طریقہ ہے جو واضح طور پر ایذارسانی کے زمرے میں آتا ہے۔ مختلف ممالک میں خفیہ مقامات اسارت کے ثبوت مل چکے ہیں اور مل رہے ہیں۔ زیادتیوں کے کئی الزامات کے باوجود، جن کے قابل اعتماد ثبوت موجود ہیں، صرف چند ہی ذمہ داروں کا احتساب کیا گیا، اور وہ بھی نچھلا رتبہ رکھنے والے افسران حکام تھے۔

زیادتیوں کے شکار افراد، ان کے خاندان اور مجموعی طور پر سارے سماج کو یہ حق حاصل ہے کہ زیادتیوں کے بارے میں حقیقت کو جان لیں، جس میں مرتکبین کی شناخت اور دوسرے حقایق بھی شامل ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومتوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ قوقی سلامتی یا دہشتگردی کے خلاف مقابلے کے نام سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی آزادانہ تحقیقات کریں اور نتائج بھگتنے والے افراد کو معاوضہ ادا کرنے کو یقینی بنا دیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل یورپی حکومتوں کے اس شرمناک رول سے پردہ اٹھانے کو جاری رکھے گی جو انہوں نے 11 ستمبر 2001 کو امریکہ پر ہونے والے حملوں کے بعد امریکی خفیہ ایجنسی (سی آئی اے) کے زیر اہتمام خفیہ منتقلی کے پروگراموں اور خفیہ قیدخانوں میں ادا کیا، اور ان پروگراموں کے شکار افراد کو انصاف دلانے کی کوشش کرے گی۔ بعض حکومتوں نے منتقلی اور خفیہ قیدخانوں کے پروگراموں میں اپنے کردار کا اعتراف کیا ہے اور اس سلسلے میں انصاف دلانے کے لئے اقدامات کررہی ہیں۔ باقی اب بھی منکر ہیں بشمول حکومت **رومانیا** باوجودیکہ منتقلی کے پروگراموں میں اس کے کردار او اس کی سرزمین پر سی آئی اے کے خفیہ زندان کی موجودگی کے بارے میں قابل اعتماد ثبوت موجود ہیں۔

لیتھوانیا میں اعتراف کیا ہے کہ اس نے سی آئی اے کے دو جیلوں کو جگہ فراہم کی۔ جون 2010 میں یورپی کمیشن برائے انسداد ایذرسانی نے ان مقامات کا دورہ کیا، جو کہ یورپ میں موجود سی آئی اے کے خفیہ جیلوں کے بارے میں کسی ازاد معاینہ کار ادارے کا پہلا دورہ سمجھا جاتا ہے۔ مقامات کے بارے میں ایک فوجداری تحقیقات کو جنوری 2011 میں روک بند کیا گیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل اس تحقیقات کو دوبارے کھولنے کیلئے مسلسل کوششیں کررہی ہے تاکہ ان لوگوں کا احتساب کیا جائے جو ان مقامات کے قیام اور ان کے اندر ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ذمہ دار ہیں۔

مسیڈونیا نے مبینہ طور پر جرمن شہری خالد المصری کی غیرقانونی قید اور بعد میں سی آئي اے کی سربراہی میں افغانستان منتقلی میں مدد فراہم کی تھی۔ بعد میں اس نے یورپ کی انسانی حقوق کی عدالت میں مسیڈونیا کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ہو سکتا ہے یہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہو جس میں عدالت کونسل آف یورپ کی ایک رکن ریاست کی سی آئی اے کی جانب سے منتقلی اور خفیہ قید کے پروگراموں میں شرکت کے بارے میں کئے گئے ایک دعوے کے استحقاق پر غور کرے گی۔ مسیڈونیا مسلسل طور پر انکار کررہا ہے کہ اس کے ایجنٹوں نے کوئی غیرقانونی عمل کیا تھا۔

برطانوی حکومت نے جولائی 2010 میں اعلان کیا کہ وہ بیرونی اوجنسیوں کے ہاتھوں قید افراد کے خلاف مبینہ ایذرسانی اور بدسلوکی میں برطانوی ریاستی عمال کی شمولیت کے بارے میں تحقیقات کرے گی۔ متواتر انکار کے بعد برطانوی حکومت نے فروری 2008 میں اعتراف کیا کہ امریکی حکام نے برطانوی سرزمین کو منتقلی کی پروازوں کے لئے استعمال کیا تھا۔

امریکہ کی سربراہی میں منتقلی اور خفیہ قید کے پروگراموں میں **پولینڈ** کی شرکت کے بارے میں 2009 – 10 میں نئے ثبوت نکل آئے۔ نہ صرف منتقلی کے پروگرام میں استعمال ہونے والے جہاز پولینڈ کے علاقے میں اترے، بلکہ پولش ائر نیویگیشن ایجنسی نے بھی سرگرمی کے ساتھ "نقلی" پروازوں کے اہتمام کے ذریعے سی آئی اے کے ساتھ بعض پروازوں کی اصلی منزل چھپانے میں مدد کی۔ اعداد و شمار سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ جہازوں میں عملے کے علاوہ مسافر بھی تھے۔ سی آئی اے کے منتقلی اور خفیہ قید کے پروگراموں میں پولینڈ کی مبینہ شرکت کے بارے میں فوجداری تحقیقات جاری ہے۔ 2010 میں اپیل پرازیکیوٹر آفس نے اس بات کی تصدیق کی کہ اس نے جن دو آدمیوں کو "قربانی شدہ" حیثیت دی تھی، ، دونوں فی الحال گوانتنامو میں قید ہیں، جو الزام لگاتے ہیں کہ انہیں پولینڈ میں خفیہ قید میں رکھا گیا اور دوران قید اذیتیں بھی دیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل ان تمام مقدموں پر نظر رکھے گی تاکہ ان لوگوں کا احتساب کیا جائے جنہوں نے زیادتیوں کی اجازت دی، انہیں نظرانداز کیا، سمجھوتہ کیا یا ارتکاب کیا۔

حکومت **روس** کی جانب سے شمالی کفکاز میں دہشتگردی کے خلاف کاروائیوں کے پس منظر میں واقع ہونے والی انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کی تحقیقات شاذونادر ہی مؤثر یا جامع

© AP Photo/Czarek Sokolowski

کیجکوتی پولنڈ کے باہر واچ ٹاور جہاں سی آئی اے کا مبینہ خفیہ قیدخانہ تھا۔

ہوتی ہیں جس کیوجہ سے سزا سے مبرا ہونے کی فضا قائم ہوجاتی ہے۔ دیگر چیزوں کے علاوہ ان تحقیقاتات میں واقعات کی سرکاری شکل کے بارے میں شاذونادر ہی سوال اٹھایا جاتا ہے۔ احتساب کی راہ میں دیگر رکاوٹوں میں زیادتیوں کے بارے میں سامنے آنے یا سند پیش کرنے سے نشانہ بننے والے افراد، گواہوں اور طبی عملے کا کترانا ہے جو وہ انتقام کے خوف سے برتتے ہیں۔

بعض حکومتوں نے زیادتیوں کے ذمہ داروں کے احتساب کرنے کے غرض سے اقدامات کئے ہیں مگر بہت سوں نے کچھ نہیں کیا ہے۔ مہم برائے سلامتی با حقوق انسانی کے جز کے طور پر ایمنسٹی انٹرنیشنل سخت کوشش کرے گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے احتساب سے بچ نہ سکیں، اور یہ کہ نشانہ بنے افراد اور ان کے خاندان جس مصیبت سے گزرے ہیں انہیں اس کا معاوضہ مل جائے۔ ایسے ہی ایک احتساب کے بغیر زیادتیاں جاری رہیں گی اور خاندانوں اور مجموعی طور پر سماج نے جو زخم برداشت کئے ہیں ان کا مداوا کبھی بھی نہیں ہوگا۔

ماہر ارار

کنیڈا اور شام کی دوہری شہریت کا حامل ماہر ارار کو 2002 میں امریکہ سے ملک بدر کرکے شام بھیج دیا گیا، جہاں اسے ایک سال تک ظالمانہ، غیرانسانی اور ہتک آمیز حالت میں اذیتیں دی گئیں اور قید میں رکھا گیا ۔ اگست 2003 میں اسے رہائی ملی اور وہ واپس کینڈا آگیا۔ 5 فروری 2004 کو کینڈا کی حکومت نے ماہر ارار کے حوالے سے کینڈا کے حکام کی اعمال کی تحقیقات کے بارے میں ایک انکوائری کمیشن بنایا ۔ کمیشن نے ، جس کے ساتھ امریکی حکومت نے تعاون کرنے سے انکار کیا، ستمبر 2006 میں ماہر ارار کے کرب کے حوالے سے کینڈا کی ذمہ داری کے بارے میں ایک جامع رپورٹ شائع کی۔ 2006 اور 2007 میں کینڈا کی فیڈرل پولیس اور وزیراعظم نے ماہر ارار سے رسمی طور پر معافی مانگ لی اور کینڈا کی حکومت کے رول پر اس کے لئے 10،5 میلین کنیڈین ڈالر معاوضے کا اعلان کیا۔ اس کے برعکس امریکی حکومت نے ماہر ارار سے معافی مانگنے یا اسے معاوضے ادا کرنے سے انکار کیا؛ درحقیقت، انہوں نے امریکہ کے ہاتھوں ماہر ارار پر ڈھانے والی زیادتیوں کے لئے امریکہ میں کسی عدالتی یا کسی دوسرے معاوضے تک ماہر ارار کی رسائی کی کامیابی سے روکا۔

مصطفےٰ موستلگوف اور سپرالیف

سرخکئ گاؤں کے رہنے والے مصطفےٰ موستلگوف اور سپرالیف دونوں کو 26 اگست 2010 کو جمہوریہ انگوشتیا، وفاق روس، میں گولی مار کر ہلاک کردیا جب وہ ساتھ والے گاؤں سے ایک مارکیٹ سے واپس گاڑی میں آرہے تھے۔ فیڈرل سیکوریٹی سروسز نے بتایا کہ قانون نافذ کرنے والے حکام نے اس کے بعد ان آدمیوں کو گولی مار دی جب پہلے ان آدمیوں نے ان پر گولی چلائی۔ مگر ان آدمیوں کے رشتہ داروں میں سے ایک نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والے حکام نے گاڑی روک لی، ان دو آدمیوں کو باہر نکالا، ان کے ہاتھ باندھ کر اور انہیں کئی میٹر دور تک گھسیٹ کر پھر انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ واخا سپرالیف کے خاندان نے مختلف حکام کو درخواست دے کر ان سے ہلاکتوں کی تحقیقاتات کا مطالبہ کیا ہے، مگر انہیں ابھی تک صرف ایک ہی جواب موصول ہوا ہے کہ شکایت کو ”آگے بھیج دیا گیا ہے“ ایمنسٹی انٹرنیشنل سچ اور انصاف کے حصول کے لئے خاندان کی مہم کی حمایت کررہی ہے۔

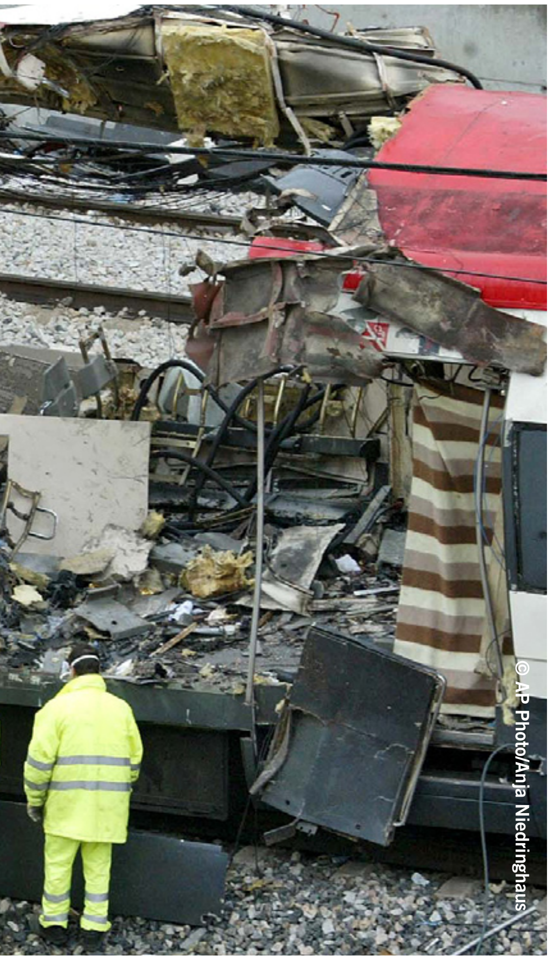
© AP Photo/Anja Niedringhaus

دہشتگردی اور مسلح گروہوں کا نشانہ بننے والے افرد کے حقوق کے لئے مہم

مسلح گروہ جب تشدد اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کیلئے عام لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں تو انہیں اپنے گروہی مقاصد کے حصول کیلئے ایک آلے کو طور پر استعمال کرتے ہیں۔

شہری اہداف پر حملوں میں چاہے مذہبی اجتماعات پر بموں کے حملے، سیاسی کارکنوں کا قتل، سماجی رہنماؤں کا اغوا، کسی خاص نژادی گروہ کی خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی شامل ہو یا بےقاعدہ طریقے سے عام آبادی کو نشانہ بنانا شامل ہو، تو یہ حملے نہ صرف ان افراد اور ان کے خاندانوں کے لئے خوفناک مسائل کا باعث بنتے ہیں بلکہ ایک ایسی فضا پیدا کردیتے ہیں جس میں تمام برادریوں کو دہشت میں رہنا پڑتا ہے۔ اکثر ایسے حملے مضر عواقب کے حامل ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے شکار ہونے والے افراد، ان کے خاندان، اور برادری والے دیکھ لیتے ہیں کہ ریاستی حکام ذمہ دار افراد کے بارے میں مناسب تحقیقات کرکے انہیں عدالت میں نہیں بلا سکتے، سچ کو آشکارا نہیں کرسکتے کہ کیا ہوا ہے، اور نہ ہی مدد اور معاوضے کے حصول کیلئے مناسب ذرائع فراہم کرسکتے ہیں۔

جان بوجھ کے شہریوں کے خلاف ایسے حملوں کے کبھی بھی جائز نہیں قرار دیا جاسکتا اور ایمنسٹی انٹرنیشنل ان کی مذمت کو جاری رکھے گی، جیسا کہ اس نے کی ہے 2001 میں امریکہ میں حملوں کے بعد، 2002 میں نڈونشیا میں، 2003 میں مراکش میں، 2004 میں سپین میں، 2004 میں سعودی عربیہ میں، 2005 میں برطانیہ میں، 2006 میں (ممبئ) بھارت میں، 2007 میں افغانستان میں، 2010 میں یوگنڈا میں، 2011 میں مصر میں اور بہت ساری دوسرے ممالک میں۔

مسلح گروہ اور افراد دنیا میں مختلف جگھوں پر مذکورہ مختلف اہداف کے حصول کے لئے اور مختلف سیاسی حالات میں شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ صرف 2010 میں جن ممالک میں ایسے حملے ہوئے ان میں افغانستان، کولمبیا، یونان، اسرائیل، عراق، میانمار، پاکستان، فلپائن، وفاق روس، روانڈا، سویڈن، ترکی، برطانیہ (شمالی ائرلین) اور یمن شامل ہیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل تمام مسلح گروہوں پر زور دیتی رہے گی کہ ایسے حملوں کا خاتمہ کرلیں جو شہریوں کو ہدف بناتے ہیں اورجو بے دریغ ہوتے ہیں، اور جو لوگ ان حملوں کے ذمہ دار ہیں انہیں عدالت میں پیش کرنے کا مطالبہ کرتی رہے گی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومتوں پر زرو دیتی رہے گی کہ مسلح گروہوں کی جانب سے شہریوں پر کئے گئے تمام حملوں کی جامع تحقیقات کرلیں اور ذمہ داروں کو عدالت میں پیش کردیں۔

ہم یگانگت اور حمایت کی ایک مہم چلائیں گے جو مسلح گروہوں کے حملوں کے شکار او ان سے بچ کر زندہ لوگوں کے ساتھ کام کرکے انصاف، معاوضے اور وسچ کے حوالے سے ان کے حقوق کو آگے بڑھاے گی۔ ہم نشانہ بنے لوگوں سے بات کرلیں گے، ان کی آپ بیتیوں کو سن لیں گے، اور شہادتوں کو اکھٹا کر لیں گے تاکہ ان کے تجربات کو مستند شکل دے کر ان کا تجزیہ کرلیں کہ کس طرح ان کے حقوق کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ ہم ان سے متعلق حقیقت کو واضح کردیں گے ان کی شنوائی کو یقینی بنانے کے لئے ان کی مدد کریں گے۔

حملوں کے بعد نشانہ بننے والے اور ان کے اقارب ایک دوسرے کو تعاون پیش کرنے کیلئے اکثر گروپ منظم کرلیتے ہیں اور اکثر صورتوں میں اپنی مصیبتوں کے تحقیقات، معاوضے اور مداوا کی دوسری انواع کے لئے مہم چلاتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل ان گروپوں سے سیکھ لے گی اور مسلح گروپوں کے ہاتوں نشانہ بننے والے افراد کے حقوق کے لئے ان کی مہم میں حصہ لے گی۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل حکومتوں پر بھی یہ دباؤ جاری رکھے گی کہ شہریوں پر حملے کرنے والے مسلح گروپوں کے خلاف اس انداز سے اپنا ردعمل ظاہر نہ کریں جس سے انسانی حقوق کے متزلزل ہوجانے کا خطرہ ہو۔ جہاں تحقیقاتات میں کسر موجود ہو یا اذیت کے ذریعے حاصل کی گئی ہوں تو ایسی صورت میں کوئی اور شخص کو سزا ملنے کا غالب امکان موجود رہتا ہے اور اصل مجرم انصاف سے بچ نکلتا ہے۔

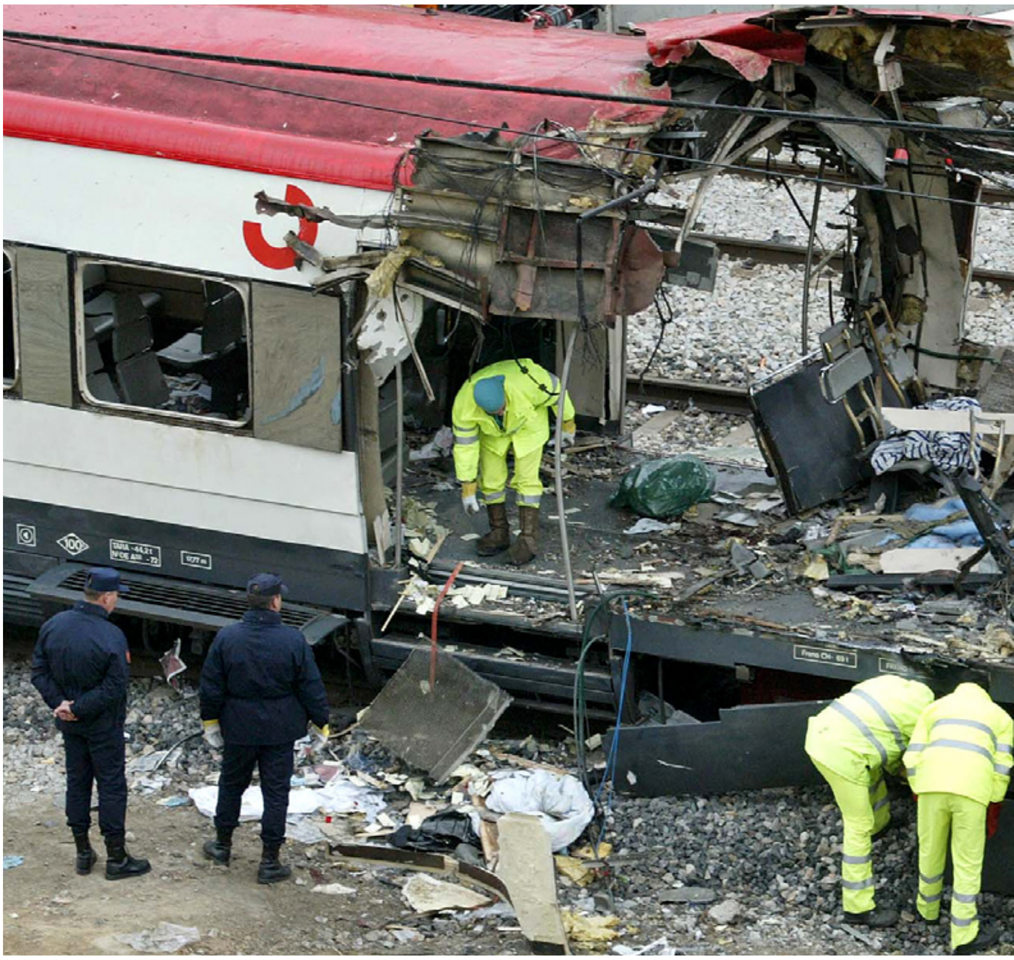

اوپر: ہسانوی ریلوے مزدور اور پولیس مارچ 2004 میں میڈریڈ اٹوچا ریلوے سٹیشن کے باہر تباہ شدہ ٹرین کے ملبے کا معاینہ کر رہے ہیں۔

نیچے: سکول کے بچے جولائی 2006 میں ممبئ کو تہہ و بالا کرنے والے آٹھ بم دھماکوں میں سے ایک کے مقام کے نزدیک گزر رہے ہیں۔

© AP Photo/Gurinder Osan

سحر حسین الحیدری

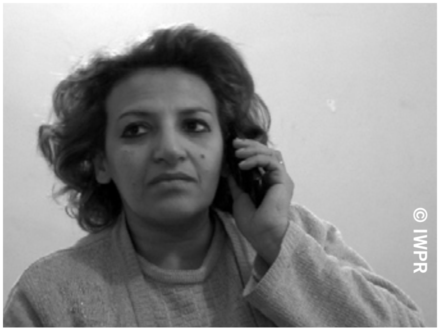

© IWPR

44 سالہ جرنلسٹ اور انسانی حقوق کی مدافع، سحر حسین الحیدری کو 2007 میں عراق میں گولی مار کر ہلاک کردیا۔ وہ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے بارے میں رپورٹیں لکھتی تھی اور خواتین کے خلاف زیادتیوں کو روا رکھنے پر اسلامی گروپوں پر تنقید کرتی تھی۔ وہ پہلے بھی اغوا کے حملے کی ایک کوشش میں زندہ بچ گئی تھی اور اس کو قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ رپورٹوں کے مطابق انصارالاسلام نامی گروپ نے اس کے قتل کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس کا قتل ایک ایسے وقت میں واقع ہوئی جب اکثر مسلح افراد کے ہاتھوں عراق میں ہر مہینے سینکڑوں افراد مارے جارہے تھے یا جسمانی طور پر معذور بنائے جارہے تھے، جو کہ زیادہ ترانسانی حقوق کے لئے کام کرنے، سیاسی سرگرمیوں یا ان کی اپنی نژادی یا مذہبی شناخت، جنس یا صنفی تمایل کی وجہ سے مارے جارہے تھے۔

© Al Jazeera

ہماری مہم میں حصہ لیں اور تبدیلی میں اپنا کردار ادا کریں

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی، مہم برائے انصاف کے ساتھ دہشتگردی کا مقابلہ، نے دنیابھر سے ہزاروں کارکنوں کو ایسی طاقتور اور نوساز سرگرمیوں میں اکھٹا کر لیا جن کا مقصد امریکی حکومت کی جانب سے "دہشتگردی کے خلاف جنگ" کے بعد انسانی حقوق پر ہونے والے حملے کا روک تھام تھا۔

مہم نے ہر براعظم میں، چاہے شہر ہو یا گاؤں، عالمی ایام عمل کے مواقع پر لوگوں کو غیرقانونی حراست کے خاتمے، ایذارسانی کے روکنے اور بین الاقوامی قانون کے احترام کے لئے بیدار کیا۔ انسانی حقوق کے احترام کرانے کے لئے امریکی اور دوسرے سفارتخانوں کی ٹیلیفون کالوں کی بھرمار کی گئی۔

انسانی حقوق کے بے شمار کارکنوں کو متحرک کیا گیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ممبران اور حامیوں نے بھی غیرقانونی اور ظالمانہ افعال کے خاتمے کے لئے امریکی حکومت پر ایمیلوں کی بھرمارکی۔

مہم نے دنیا بھر سے ارکان پارلیمنٹ کو مایل بہ عمل کیا – 27 کے 1،204 ارکا پارلیمان نے "غیرقانونی امریکی گرفتاریوں کے خاتمے کے لئے ہمارے فریم ورک" پر دستخط کئے۔ امریکی حکومت کو یہ صحیح اور زوردار پیغام بھیج دیا گیا کہ دنیا اس کے اعمال کو دیکھ رہی ہے اور ان کی مذمت کرتی ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ارکان نے انتہائی سیکوریٹی کے تحت موجود گوانتنامو سیل کا ہوبہو نمونہ آٹھ امریکی شہروں کے علاوہ دنیا کے کئی شہروں میں دکھایا۔ "دورہ سیل" نے بہت سے لوگوں کو غیرقانونی اور طویل قید تنہائی کی تلخ حقیقت کی جھلک دکھائی جنہوں نے اپنے تاثرات کو ویڈیو پیغامات کے ذریعے چھوڑ دئیے۔

بہت سی سرگرمیوں کے دوران انسانی حقوق کے پاسداروں نے گوانتنامو کے قیدیوں کے نانجی رنگ کے لباس کو پہنا اور یوں امریکی حکومت کی جانب سے کی جانے والی بین الاقوامی انسانی حقوق اور انسانیتی قانون کی توہین کو اجاگر کیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے بہت ساری اشاعتوں اور سرگرمیں نے امریکی اور دوسری حکومتوں کی جانب سے انسداد دہشتگردی کا نام پر وسیع پیمانے پر کی جانے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے پردہ اٹھایا، اور بہت سارے انفرادی مقدموں کو منظرعام پر لایا۔ ان مقدموں میں سے بعض کے متعلق پوسٹ کارڈوں، کیس شیٹوں اور آنلاین کالوں نے وسیع ردعمل کو ابھارا۔

پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے بارے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ اور گمشدہ لوگوں کے رشتہ داروں کو تعاون کی فراہمی سے حکومت پاکستان پر دباؤ بڑھ گیا جس کی وجہ سے اسے 2011 کے شروع میں 134 لوگوں کا سراغ لگانا پڑا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کچھ لوگوں کے مقدموں کو اجاگر کیا تھا انہیں رہا کر دیا گیا۔ بہتوں نے ان افراد کا شکریہ، جنھوں نے انہیں کارڈ یا خط بھیجے تھے، تحریری طور پر ادا کیا، یا غیر قانونی گرفتاریوں کے حوالے منعقد ہونے والے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پروگراموں، یا باانصاف مقدمے کے حصول، یا ہنوز گوانتنامو میں یا کہیں اور بغیر فردجرم کے قید لوگوں کی رہائی کی مہم میں شرکت کرکے ان کا شکریہ ادا کیا۔

© Amnesty International

”میں، میرا بیٹا محمد اور میرر بیوی اسما ایمنسٹی اینٹرنیشنل کے ارکان کے شکر گزارہیں جنہوں نے میرں اور انسانی حقوق کی حمایت کی۔ ہم ان کے ساتھ اس وقت تک محنت کے ساتھ کام کرتے رہیں گے جب ہم ساری دنیا کے لوگوں کے لئے امن حاصل کرلیں گے۔ میں کبھی بھی ان کی مدد کو فراموش نہیں کروں گا اور میں ان کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔“

الجزیرہ ٹیلیویژن کے کیمرہ مین، سمیع الحاج، کو چھ سال تک گوانتنامو میں قید رکھا گیا۔ اس کو بار بار مارا، دوا کی فراہمی سے محرم رکھا گیا اور نسل پرستانہ زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ 2008 میں اپنی رہائی کے بعد اس نے بتایا کہ دوران قید اس نے ایمنسٹی اینٹرنیشنل کے اراکین اور دوسرے لوگوں سے 10،000 سے زیادہ خطوط موصول کئے۔

دائیں: مراد کرناز اکتوبر 2009 میں جاپان کے دورے کے دوران بول رہے ہیں۔ترکی لااصل جرمن شہری، مراد کرناز، کو 24 اگست 2006 کو رہائی مل گئی۔ اسے چار سال اور آٹھ مہینے تک فردجرم اور مقدمے کے بغیر قید میں رکھا گیا۔ یہ اس کے خاندان، وکلا اور ایمنسٹی اینٹرنیشنل کے اراکین کی لابینگ کا نتیجہ تھا کہ جرمن حکومت نے اس کی جانب سے نمائندگی کے آغاز کیا جس سے اس کی رہائی کے لئے راہ ہموار ہوئی۔

اکتوبر 2005 کوتا بالی، انڈونشیا میں 2002 بالی بم دھماکوں کی تیسری سالگرہ کی یاد میں ایک ایونٹ

© AP Photo/Dita Alangkara

ہمارا ساتھ دیجئے

سلامتی با انسانی حقوق کی مہم:

- غیر قانونی حراست کے خاتمے کے لئے مہم چلاتے رہیں گے
- حکومتوں سے مطالبہ کرتے رہیں گے کہ اذیت اور بدسلوکی پر لگائی گئی مکمل پابندی کا احترام کریں
- تمام حکومتوں سے مطالبہ کرتے رہیں گے کہ وہ تمام افراد کا جبری گمشدگی سے تحفظ کے عالمی میثاق کی توثیق کریں
- حکومتوں پر زرو دیتے رہیں گے کہ قومی سلامتی یا انسداد دہشتگردی کے نام کے تحت کی گئي انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی تحقیقاتات کرایں، ذمہ داروں کو عدالت میں پیش کیا جائے اور نشانہ بنے افراد کو معاضہ ادا کریں
- اصرار کرتے رہیں گے کہ ریاستوں، مسلح گروپوں یا دہشتگردوں کی ہاتھوں کی گئی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے شکار افراد فراموش نہ کیا جائے اور ان کے حقوق کا احترام کیا جائے

منظر عام سے پوشیدہ درپیش ہونے والے واقعات کو آشکارا کرنے کے لئے ہم میڈیا میں آواز اٹھاتے رہیں گے اور کارکنوں کو گلیوں، کمیونٹی ہالوں اور آنلاین لاتے رہیں گے.ہم اپنے پیغامات حکومتی اور بین الاقوامی اقتدار کے غلام گردشوں تک ، اوران مسلح گروہوں تک پہنچائیں گے جو شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں اور ان گروپوں تک بھی جو اس کی اجازت دیتے ہیں یا اس کی حمایت کرتے ہیں. ہم چاہتے ہیں کہ ہماری آواز دنیا بھر کے لاکھوں افراد تک پہنچ جائے. اگر ایک ہوئے، تو ہماری آواز کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا.

برائے مہربانی ہمارا ساتھ دیجئے.

ایمنسٹی اینٹرنیشنل 150 ممالک اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے 3 میلین سے زیادہ حامیوں، اراکین اور کارکنوں کی ایک عالمی تحریک ہے جو انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کے خاتمے کے لئے مہم چلاتے ہیں.

ہمارا نصب العین ہے کہ ہر شخص ان تمام حقوق سے برخوردار ہو سکے جو عالمی معاہدہ برائے انسانی حقوق اور انسانی حقوق کے دوسرے معیارات میں موجود ہیں.

ہم کسی بھی سرکاری، سیاسی، نظریاتی، اقتصادی یا مذہبی مفادات سے ازاد ہیں اور عمومی طور پر اپنے ارکین کی رکنیت اور عوامی عطیات سے فنڈ حاصل کرتے ہیں.

انڈکس ایکٹ: 30/001/2011
Urdu

اپریل 2011

Amnesty International
International Secretariat
Peter Benenson House
1 Easton Street
London WC1X 0DW
United Kingdom
www.amnesty.org

AMNESTY INTERNATIONAL